إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

اخبار الحکم

نمبر ۱۶ و ۱۷ | قادیان دار الامن و الامان مورخہ ۲۰ و ۲۷ جون ۱۸۹۸ء | جلد ۲

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا میرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے سرمن (خطبے) اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے ممد ہو جائیں یعنی سو سو ٹریکٹ فیصدی کے حساب سے خرید لیں تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھپا کر مفت تقسیم کر دیا کریں اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ دار ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا۔ بلکہ ہم ہی اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہمارے احباب مل کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے منیجر الحکم کے نام درخواست بھیجو

کتب موجودہ دفتر الحکم

تفسیر سورۃ تبت موسوم بہ موعظۃ الحسنہ قیمت معہ محصول ۲/

محمود کی آمین دوسرا ایڈیشن قیمت ۱/

کتب زیر تالیف و ترتیب

تفسیر سورۃ والعصر۔ از عالیجناب امام الزمان سلمہ الرحمان

رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء

الانذار۔ ایک منظوم رسالہ مصنفہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی جس کے آخر میں بطور ضمیمہ چوہدری رستم علی کورٹ انسپکٹر کی ایک فارسی نظم شامل ہے۔ زیر طبع ہے۔

ولایتی چٹھی

نمبر ۶

اوُسنے قلی کو بھی ہر دلعزیز انسان کر رکھا ہے آخر اُنکے دل کو اسطرف منتقل کیا کہ جب تک سانپ کا زہر بدن انسان میں سرایت نہ کرے تب تک انسان مر نہیں سکتا۔ شاید زہریلی ہوا کوئی لگ گئی ہوگی اس لئے اونہوں نے صاحب بہادر کو تسلی دے کہ آپ اس مرض سے ہلاک نہیں ہو سکتے آرام ہو جائیگا۔ اور کچھ مناسب عرضیات وغیرہ دے دلا کر رخصت کیا۔

صبح کو جب کہ اسسٹنٹ سرجن صاحب کے پاس اسکا ذکر ہوا تو او نہوں نے کہا کہ چند یوم ہوئے ہیں کہ مینے ایک کتاب میں پڑھا کہ افریقہ کے سانپوں میں یہہ بات خصوصیت کے ساتھہ ہے کہ جب انسان اس پر حملہ کرتا ہے تو سانپ اوسکی آنکھ کا نشان کرکے اوسکی طرف تھوکتا ہے جب انسان اپنی آنکھیں ملنے لگتا ہے تو سانپ موقع پا کر یا تو حملہ کرتا ہے یا بھاگ جاتا ہے۔ اس واقعہ سے بعد ہی دو مین قلی ہسپتال میں اسی طریق پر اپنی آنکھیں باندھے ہوئے آئے۔ اور سبکو آرام ہو گیا۔

وہ شیر جسکا ذکر ہم اول چٹھی میں برابر اپنے شکار کر رہا ہے اور جب موقعہ پاتا ہے ایک دو آدمی لے جاتا ہے ریلوے نے ایک ہزار روپیہ اوسکے مارنے کے لئے انعام مقرر کیا ہے جو اوسے شکار کرے مگر باوجود بہت سے انگریز افسر اور دوسرے سب آدمی پنڈت وغیرہ بھی کئی کئی دن تک اوسکے انتظار میں تھے مگر کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ سنا گیا کہ اوسکی شکل دیکھکر کسی کو فائر کرنیکی جرائت نہیں پڑتی۔ وجہ اوسکی یہ ہے کہ اوسکا کوئی خاص مقام مقرر نہیں کبھی کسی راستہ سے آتا ہے کبھی کسی سے دو دو تین تین میل کے فاصلہ پر حملہ کرتا رہتا ہے بیچارے لوگ رات کو کوئی ٹین بجا بجا کر کوئی ڈھولک بجا بجا کر گاتے ہیں۔

بار برداری کے محکمہ میں سے ایک آدمی کو پکڑ کر لیجایا مگر اتفاق سے وہ اوسکے منہہ میں سے نکل گیا تعاقب میں چند ایک بہادر قلین اور چند انگریز سپاہی فیر کیں شیر نے تو کیا شکار ہونا تھا بیچارے غریب قلی اون فیروں سے شکار ہو گئے اور دو قلی حضرت شیر شکار کر گئے۔

اسی طرح ہسپتال کے احاطہ میں شیر آگھسا اور چوکیدار پھرتا رہا بیچارے بیمار دیکھکر آنکھہ بند کرکے پڑے رہے آخر جاتی دفعہ ایک بیمار کو شیر نے گھسیٹا چونکہ اوسکے اوپر رضائی تھی تھوڑی دور جا کر بیمار تو رضائی میں سے کھسک کر گر پڑا مگر رضائی ساتھہ لے گیا۔ بہت ہی تھوڑے دن ہوئے کہ شیر پھر ہسپتال میں گھس آیا اور ایک پانی بھرنے والے کو اوٹھا لیگیا اوسکے پاؤں خیمہ سے باہر تھے اول اوسکو پاؤں سے پکڑ کر باہر پھینکا پھر پکڑ کر احاطہ سے باہر پھینکا پھر اب کود کر باہر نکلا اور لے گیا۔ یہہ واقعات سچے ہیں۔ یہہ بھی سنا گیا ہے کہ جس آدمی کو شیر لیجاتا ہے اوس کا کوئی نشان زمین پر نہیں ہوتا مگر جیسے شیر ہی لیجاتی ہے اوسکے اندر میں گھستی جاتی ہیں اور اب دلیری اسقدر بڑھ گئی ہے کہ آگے تو صرف رات کو حملہ کرتا تھا اب تو کچھ دن کے تین چار دن ہوئے کہ کام کرتے ہوئے قلیوں میں سے ایک کو اوٹھا کر لیگیا ہے۔ شیر کیا ہے کہ یہاں ریلوے قلیوں کا ملک الموت ہے۔ خداوند اپنا فضل کرے اور ہمارے اہل وطنوں کو اس آفت سے نجات دے۔

زنجبار یاست میں جسکا کچھ مفصل حال ہم پیشتر کئی ایک چٹھیوں میں روانہ کر چکے ہیں اب مرض طاعون پھیل رہا ہے۔

افریقہ کے جنگلی وحشی باشندے اہل ہند کو اسلئے بددعا دیتے ہیں کہ جب سے اونکے قدم اونکی سرزمین میں آئے ہیں بارش بند ہو گئی ہے اور وہ بھوکے مر رہے ہیں۔

مورخہ ۲۱ اپریل ۱۸۹۸ء کو ایک آتشین جہاز جسمیں کئی ہزار ٹن بوجہہ تھا ایک چٹان پر جو بالکل ممباسہ جزیرہ کے پاس ہے چڑھ گیا۔ اوسکی وجہہ یہہ تھی کہ کپتان جہاز نے غلطی سے کوشش کی کہ رات ہی کو بندر کے اندر چلے اسلئے وہ سیدھے راستہ سے ذرا ادھر اودھر ہونیکی وجہ سے اوپر چڑھ گیا۔ دو جہازوں نے ٹکرا دے کر کھینچکر پانی میں ڈالنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ زنجبار سے ایک جنگی جہاز جسکے نام منگوایا گیا مگر وہ بھی کامیاب نہ ہوا۔

رات کو جہاز بندر کے اندر نہیں لایا کرتے ہمیشہ باہر ٹھہرے رہا کرتے ہیں۔ یہہ چٹان جس پر جہاز چڑھا ہے کوئی بہت اونچا نہیں ہے بلکہ پانی کے چڑھاؤ کے وقت ہمیشہ پانی میں چھپ جاتا ہے اور اوسکے ساتھ ایک بہت تنگ راستہ ہے جسمیں سے جہاز ہوکر بندر ممباسہ میں آتے ہیں بباعث وزنی ہونیکے اوسکو چٹان پر سے پانی اوٹھا نہیں سکتا اسلئے اب سامان اوتارا جا رہا ہے جب خالی ہوگا تو پھر باہر نکل آئیگا مگر الحمد للہ کہ کسی جان کا نقصان اسمیں نہیں ہوا۔

۲۲ اپریل ۱۸۹۸ء

سفرنامہ

مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۹۸ء کو ہم کراچی شہر سے کراچی بندر کو روانہ ہوئے دوپہر کا وقت تھا اور اس خیال سے کہ بندر نزدیک ہی ہوگا کوئی گاڑی وغیرہ کرایہ نہیں کی جب حدود شہر سے باہر نکلے تو اگرچہ شہر میں ہوا کی تیزی سے خاک اوڑتا تھا مگر اس طوفان کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ تھا جو ہمیں شہر کے باہر نظر آیا ہوا کی تیزی اسقدر تھی کہ انسان مشکل سے سیدھا چل سکتا تھا ٹوپی تو درکنار پگڑی مشکل سے سر پر ٹھہرتی تھی خاک اور ریت

آسمانی شہادت

ذیل میں ہم حافظ محمد ساکن کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ کے وہ الہامات درج کرتے ہیں - جو اللہ کریم نے بتصدیق جناب سیدنا مرزا غلام احمد صاحب اید اللہ الاحد مسیح موعود اُن پر نازل فرمائے اور جن کی طبع کا وعدہ ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام مکتوبات اسمی حبی فی اللہ قاضی ضیاء الدین میں درج کر چکے ہیں اور ہم کسی گذشتہ نمبر الحکم میں وعدہ دے آئے تھے - وھو ھذا -

حافظ محمد ساکن کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ کے عجیب الہامات اور رؤیا الصالحہ

واضح رہے شائقین پر کہ اس گاؤں کوٹ قاضی میں حضرت اقدس کے مخالفین نے جن کا سرگروہ پیر جماعت علی شاہ وزیر آبادی ہے قاضی ضیاء الدین کو اس جرم کی سزا میں کہ مرزا جی کی تکفیر کیوں نہیں کرتا امامت سے معزول کر کے ان کی جگہ حافظ صاحب مذکور کو امام نماز مقرر کر رکھا تھا - یہ صاحب پہلے مولوی غلام رسول مرحوم قلعہ والہ و عبد اللہ غزنوی مرحوم کے مرید تھے اور اب پیر جماعت کے مرید باخلاص ہیں زمانہ طفولیت سے ہی نابینا ہیں است گو سادہ ہیں ہیں مشہور تھے دائمی تہجد خواں اور ذاکر آدمی ہیں رؤیا صالحہ سے بھی انہیں بہرہ حصہ ملتی ہیں حضرت اقدس کی تکفیر تو نہ کرتے تھے مگر مسیح موعود ہونے میں سچا نہ سمجھتے تھے - اب ان کو پانچ دفعہ متواتر رؤیا صالحہ والہامات صادقہ سے تنبیہ ہوئی کہ بھلا نیک بروز جمعہ ہیلی دسمبر ۱۸۹۳ء ایک جماعت مسلمانوں کے روبرو ہو کر مرزا جی کو مسیح موعود مان لیا مخالفوں نے بہت دسوسہ اندازی کی کہ الہامات کو شیطانی کارروائی کہا لاکن حافظ صاحب نے کچھ پرواہ نہ کی امامت وغیرہ خواہ کی ترک پرواہ نہ کی اور بے دھڑک کہدیا کہ بھلا ایسے کلمات جو ان الہامات میں وارد ہوئے ہیں شیطان سے ہو سکتے ہیں الحمد للہ علےٰ ذالک - اب وہ الہامات بعینہ معرض تحریر میں لائے جاتے ہیں - بزرگان چندرا غور سے سنیں اور عبرت پکڑیں

حافظ صاحب کا بیان ہے کہ امام مقرر ہونے کے بعد ایک رات میں بغرض امامت نماز عشا مسجد کی طرف گیا دیکھتا ہوں کہ مرزا صاحب کے مرید قاضی ضیاء الدین و قاضی محمد یوسف معہ ایک آدھ اور کے باہم جماعت کر رہے ہیں - اور میرے مقتدی مرزا صاحب کے گستاخ و ارکفر پاس بیٹھے ہیں - اس وقت میں اس تحیر میں غرقاب عرق ندامت ہو گیا کہ اگر مثل ان کے پاس بیٹھ رہوں تو مخالف حدیث نبوی - **صلوا خلف کل بر و فاجر** کے ہوتا ہوں - کل روز جزا آنحضرت صلعم کو کیا منہ دکھاؤں گا - اور اگر شامل جماعت ہو جاؤں تو ان کی طرف سے مطلق عزت کا سارنگ پاتا ہوں آخر اُن کی طرف سے آنکھیں بند کر کے مسیح کی جماعت میں مل گیا - پس اُسی رات مجھے خواب میں جو بیداری کی قسم میں سے تھی ایک پیر مرد نے مجھے ایک ذوق بھری آواز سے پکارا کہ اگر آج تو اس جماعت میں شامل نہ ہوتا تو آسمان سے عذاب الٰہی تیرے واسطے اُترتا - یہ خواب میں دل میں چھپائے پھرتا تھا کہ ایک دوسرا الہام ہوا وہ یہ ہے - میرے دہنے ہاتھ پر ایک سخت پھوڑا نمودار ہوا جس کی شدت درد سے کئی راتوں بھر مجھے سونا نصیب نہ ہوا اور ڈر کے مارے چیرا بھی نہ تھا - اس اثنا میں ایک دن میں اپنی بھینس کو پانی پلانے کو گھر سے باہر لگیا بھینس نے ماتھ ناگاہ رسا کھینچ کر مجھے پھوڑے والے ہاتھ کے بل گرا دیا تھا چنانچہ پھوڑا پھیس گیا اور شدت درد سے مجھے غشی ہو گئی جب ہوش آئی دیکھا کہ سب غلاظت نکل گئی آرام کی صورت نظر آئی - پھر تو میں نے دن بھر میں کئی دفعہ خدا تعالیٰ کے اس فعل حکیمانہ کا شکریہ ادا کیا - چنانچہ گاؤں سے باہر ایک کنوئیں پر نماز ظہر میں جب میں کھڑا ہوا اور ہاتھ سینہ پر باندھے تو درد کا افاقہ یاد کر کے نہایت ذوق بھرے دل سے بطور شکریہ کہا اللہ تعالیٰ تو بڑا ہی حکیم ہے اس کے بعد جب میں سجدے میں پڑا تو دائیں طرف سے ایک عمدہ اور لذیذ آواز آئی کہ اگر تو ں ایہ حکمت ساڈی جاندا ہیں تے پھیر مرزا نوں سچا کیوں نہیں کہندا

حافظ صاحب کہتے ہیں اس الہام کے بعد کتنے دن میں متذبذب وار رہا اور زیادہ سوچ بچار ہی دامنگیر رہتی - کہ یا اللہ یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ جمہور امت کیونکر غلطی پر ہو سکتی ہے - پھر تیسری دفعہ یہ دو آیتیں **واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلیٰ شھدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ھذا غافلین او تقولوا انما اشرک اٰباءنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون** اس سے مجھے یہی مفہوم ہوا کہ تقلید آبائی سے مجھے منع کیا جاتا ہے - پھر چوتھی دفعہ خواب میں ایک مرد اچھے لباس والا دیکھا کہ سر پر گٹھڑی اُٹھائے ہوئے مسافرانہ چلا جاتا ہے - میں نے بھی اسکے پیچھے چلنا اختیار کیا چنانچہ اسکے پاؤں پر پاؤں دھرتا گیا وہ پرانے شہری راستہ کو چھوڑ کر ایک نئے سیدھے راستے کی طرف جاتا تھا چلتے چلتے کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت مرزا صاحب کی مجلس میں پہنچ گیا ہوں اس جگہ کئی اور آدمی اچھے لباس والے بھی موجود تھے - میں بیعت کرنے کو جھکا جھکنے ہی وہم پڑا کہ کہیں اس ... محمد شریف (جو اس گاؤں میں اول نمبر مرزا جی کے مخالفین میں سے ہے) نہ ہو لیتے چھونے میں آنکھ کھل گئی - اس کے بعد پھر حافظ نے ایک اپنے پرانے دوست مخلص سے سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد مشورہ لیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے - اُس مخلص دوست نے کہا اس مذبذبانہ حالت کے دفع کرنے کے لئے آپ ایک ... شہ ... کی طرف استغاثہ و انابت کرنے کی رہبری کی - پس حافظ صاحب سات آٹھ دن بدستور پرانے دعاؤں میں لگے رہے اور بار بار التجا کرتے اور کہتے رہتے کہ اے مولا کریم مجھ نالائق کو یہ صداقت تمام سمجھا دے اور میرا دل ایک طرف لگا دے - آخر بوقت شب جمعہ اول دسمبر ۱۸۹۳ء پانچویں دفعہ ایک ... ذیل الہام میں سنائی گئی وھو ھذا -

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ - حافظ جی کہتے ہیں جب مجھ پر اس آیت کا الہام ہوا ساتھ ہی معنی بھی سمجھ میں آتے جاتے تھے - جب اُمرہ کا لفظ ... آ گیا اس کے ضمیر کی ...

وہ منازوالہ الہام جو تیرہ دمیں سنائی دیا تھا اس کی طرف اشارہ سمجھ میں آتا تھا - لہذا میں اب سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ فی الواقعہ حضرت مرزا جی اس وقت چودھویں صدی کے امام سچے مسیح موعود ہیں اسی مرتبہ کا مجھے شک تھا ورنہ کافر تو پہلے بھی نہیں کہتا تھا۔ نعوذ باللہ منہا -

مکرر عرض میں دوبارہ اپنے ان الہامات کو پیش نظر رکھ کر اپنے اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر قسم کھاتا ہوں کہ ضرور مجھے یہ الہامات ہوئے ہیں - اگر جھوٹ کہوں خدا کی لعنت کا مستحق ہوں - اور میں انہیں کی رہبری سے مرزا صاحب کو مسیح موعود مان چکا ہوں وکفی باللہ شہیدا -

العبد محمد بقلم خود — گواہ شد قاضی ضیاء الدین کوٹ قاضی — گواہ شد فضل الدین سید از ایضاً

گواہ شد قاضی محمد یوسف ساکن کوٹ قاضی بقلم خود

سبحان اللہ میرا مولیٰ کریم شافی حکیم ہے جسقدر بیماری دیکھتا ہوں اسی قدر جدید اور کامل دوائی بھی نازل فرماتا ہے چونکہ اس گاؤں کوٹ قاضی میں بیماری انکار مسیح الوقت حد سے بڑھ گئے تھے اسی موافق اچھی قسمت والوں کے لئے دوا بھی شافی کافی نازل فرمائی اور مخالفوں پر حجت قائم کردی - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

ایک مختصر سا خط

السلام علیکم -

آپ کا خط ایک بڑی کتاب کو لکھانا چاہتا ہے - انشاء اللہ کسی موقع پر تیار ہو جائے گی آپ صبر سے انتظار کریں -

قرآن کریم قصوں کے بیان کرنے کو نہیں - اصل مطلب اور ضرورت پر کوئی بیان آجاتا ہے - یہود و عیسائی اور مجوسی قومیں جب مسلمان ہوئیں تو یہ لمبے قصے ان سے اور ان کی کتابوں سے تفاسیر میں درج ہوئے ہیں - انکی اصل نہیں اور نہ ان پر کوئی شرع کا مسئلہ موقوف ہے ہمارے خیال میں اکثر مضر ہیں اور لغو ہیں -

ہرگز ہرگز شیطان کا تسلط کسی نبی پر نہیں - نبی تو عظیم الشان لوگ ہیں کسی پر بھی شیطان کا تسلط نہیں -

ان عبادی لیس لک علیہم سلطان

سورۃ حج رکوع ۷ - کا مطلب بہت صاف ہے - دیکھو اس کا ترجمہ ہم لکھتے ہیں - اور نہیں بھیجا تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی مگر جب خواہش کرتا ہے ہو جاوے ملک ہو یا خدا سے دور شیطان اس کی خواہش میں روک ڈالتا ہے - اللہ تعالیٰ شیطان کی روک کو دور کر دیتا ہے اور اپنے آیتوں کو مستحکم کر دیتا ہے دیکھو موسیٰ کو جب اس نے خواہش کی کہ بنی اسرائیل کو مصر سے چھوڑا کر کنعان لاوے تو فرعون شیطان نے روک ڈالدی مگر آخر وہ غرق ہوا اور خدا کی بات پوری ہوئی -

مسیح کی خواہش میں یافہ کاہن اور یہودی شیاطین نے روک ڈالی تو آخر اللہ تعالیٰ نے مسیح کو کامیاب کر ہی دیا اور یہود ذلیل ہو گئے -

محمد رسول اللہ صلعم کی خواہش میں ابوجہل ابولہب جیسے شیاطین روکیں ڈالتے رہے - آخر خدا کی باتیں پوری ہوئیں -

رسول خدا مسجد میں جنات کیوقت نہیں جا سکتے تھے اور ایسے قصص معتبر کتابوں میں نہیں ہیں - طلاق وغیرہ کے وہ بھی پابند تھے -

انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں اور استغفار عجیب و غریب دُعا ہے - استغفار کے معنے محفوظ رکھنے کی طلب کرنا - استغفر اللہ - میں اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرتا ہوں -

شفاعت کی بحث فصل الخطاب میں آپ دیکھیں -

گناہوں کے اقسام ہیں - ہر ایک کی معرفت جدا اقسام معاصی کو دور کر دیتے ہیں اور عورتوں کے متعلق بحث بسط چاہتی ہے کسی موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے خط کا جواب مفصل تحریر ہوگا - والسلام

نورالدین

ایڈیٹوریل نوٹس

اپنے ناظرین سے

الحکم کے اجرا کی غرض وغایت اب ہمارے بالغ نظر ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے - اور یہ امر بھی کسی حد تک دل خوش کن ہے کہ الحکم کے مضامین جن کی طرف ہمارے بعض واجب التعظیم بزرگوں کو خصوصیت سے خیال ہے کبھی ایک حد تک نہایت شوق سے پڑھتے جاتے ہیں بلکہ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ اخبار کے بدیر شائع ہونے پر اضطراب کے بھرے ہوئے خط جہاں ایک طرف مدیر الحکم کو پریشان کرتے ہیں وہاں دوسری طرف ایک مسرت بھی بخشتے ہیں - کہنے کو کہا جاسکتا ہے کہ ابھی الحکم کی باقاعدہ اشاعت اور ترتیب مضامین میں بہت توجہ کی ضرورت ہے - اور یہ شکایت جس حد تک ہم محسوس کرتے ہیں ناظرین اس قدر نہ کرتے ہونگے مگر ہم باوجود اس کے یہ جانتے ہیں کہ ناظرین کو یہ معلوم نہیں کہ کس قدر مصارف اٹھا کر اخبار کی کاپی قادیان میں کاتب کی دقت کی وجہ سے امرتسر میں کرانی پڑتی ہے اور ایسی ایسی بہت سی دقتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے تاہم اللہ کریم کے بھروسہ پر ہمت نہیں ہاری جاتی اور ہر لحظہ اور ہر آن یہی خیال زیر نظر ہے کہ وہ بہترین صورت پر آجاوے چونکہ ہر امر کے لئے ایک وقت معین ہے حسب تقاضائے کل امر مرہون باوقاتھا - اس لئے امید قوی ہے الحکم کے ایک عمدہ اخبار ہو جانے کی امید کرنی فضول نہیں ہو سکتی - الحکم کا متعلق کل فرائض ہمارے ہی ذمہ نہیں اُن کا ایک جزو اعظم ہمارے ناظرین سے بھی البتہ ہے - وہ کیا الحکم کی مالی مشکلات کے دور کرنے میں ساعی ہونا - واجب الاداء چندہ سے مدد کرنا اور اشاعت میں ترقی کی کوشش کرنا - اہل قلم واہل دماغ اصحاب کا قلمی امداد سے دریغ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ

پس کیا ہم اپنے ناظرین سے پوچھ سکتے ہیں کہ جہاں وہ ہمارے فرائض متعلقہ الحکم کے پہلو پر کسی قدر نکتہ چینی کرتے ہیں کیا وہ اپنے فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ کرنا اپنا مقدم کام قرار دینگے ؟ ہم کو کامل امید ہونی چاہئے کہ ہمارے ناظرین الحکم کی توسیع اشاعت اور اس کے زر چندہ کی ترسیل میں پوری توجہ فرما کر نیاز مندیر کو مشکوری کا موقعہ دینگے -

واجب التقلید ہے دارالامان کے الٰہی مشن کی تائید میں جس طرح سے ہمارے بزرگ احباب حتی المقدور حصہ لے رہے ہیں وہ کسی تعریف کا محتاج نہیں اللہ کریم کے حضور ان کے لئے جزائے خیر کے ہدیے اور تحفے طیار ہیں - اور نہ اس امر کی ہم کو ضرورت معلوم دیتی ہے کہ ہم انکو یہ کہنے بیٹھیں کہ تم امداد کرو کیونکہ الٰہی سلسلہ کی نصرت اور تائید ہر پہلو سے اور ہر ضرورت

کے موافق خود اللہ کریم کر رہا ہے اور اس کی ضروریات کا متکفل خود وہی پاک ذات ہے اور انسانی امداد کی خواہش یا تحریک تو صرف اس لئے ہوتی ہے کہ تا انسان کو اپنے مراتب کی ترقی کا موقع دیا جاوے ورنہ

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

جو عمل خلوص دل سے کیا جاوے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی خفیف اور مختصر سا نظر آوے لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کا درجہ اس خلوص اور صدق کے موافق ہے جس کے ذریعے وہ صادر ہوا ہے ہمارے معزز بھائی میاں عبد اللہ سنوری پٹواری نے اپنے نکاح کی تقریب پر ولیمہ بھی قادیان ہی میں کیا تھا خدا تعالیٰ نے اس نکاح کو اُن کے لئے مبارک کیا اور اب فرزند نرینہ بخشا اس نے مسنون عقیقہ کی دعوت بھی دارالامان کے احباب ہی کو دی یہ بہت ہی مبارک تحریک اور واجب التقلید فعل ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے احباب اس طرف توجہ کریں کہ ولیمہ اور عقیقہ کی دعوتیں علی العموم حسب مقدور دارالامان میں ہوا کریں تاکہ وہ درویش اور مسافر جو قادیان میں مقیم ہوتے ہیں یا آتے ہیں ایسی دعوتوں میں شامل ہو کر باعث ثواب اور برکت کا موجب ہوں خصوصاً اس لئے بھی کہ امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی شامل ہوتے ہیں یہ تحریک ہم اپنی طرف سے محض اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ تا ہمارے احباب زیادہ خیر و برکت سے حصہ لیں مدرسہ تعلیم الاسلام کے مسکین طالب علم وغیرہ اور بہت سے مستحق یہاں موجود ہیں غرض خیال رہنا چاہئے کہ ہر ایک قسم کے مسنون صدقات و زکوٰۃ وغیرہ کا عمدہ ترین مصرف خدا تعالیٰ کے اس قائم کردہ مشن کی راہیں ہیں ❊

مختلف شہروں کی جماعتیں توجہ کریں

یہ خیال متعدد مرتبہ ہمارے دل میں پیدا ہوا ہے کہ جس حال میں قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا ہمارا فرض عین ہے اور ہم لوگ مخالف فریق میں بھی قرآن پرست مشہور ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اداے فرض کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ افسوس دارالامان ایک معنی سے ہند و پنجاب کے لئے ام القریٰ ہے اور قرآن کریم کی عظمت اور جلال جو دارالامان میں چمک رہا ہے ہند و پنجاب کے دوسرے مقام پر قطعاً نہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن کریم کے معارف و اسرار کھلنے کے لئے بھی اس زمانہ میں قادیان مخصوص سمجھا جانا چاہئے۔ اس وقت ہمارا روئے سخن اُن لوگوں سے نہیں ہے جو اپنی کوتاہی نظر سے ان امور کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ ہمارے مخاطب وہ لوگ ہیں جو ان باتوں کو سچے دل سے مانتے ہیں پس بہت بڑی ضروری بات ہے کہ قرآن کریم کے پڑھنے کے لئے ہمارے احباب دارالامان کی ہجرت اختیار کریں لیکن چونکہ ایک کثیر حصہ ہمارے احباب کا ملازمت پیشہ ہے جو ایسا نہیں کر سکتے پس ہماری رائے یہ ہے کہ ہر شہر اور قریہ سے ایک شوقین۔ لائق آدمی تعلیم القرآن کے لئے دارالامان بھیجا جاوے اور جس جس شہر سے آوے وہاں کی جماعت اس کے اخراجات وغیرہ کی متکفل رہے تاکہ وہ اطمینان اور جمع خاطر کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھے اور بعد فارغ التحصیل ہونے کے اپنے شہر میں جا کر قرآن کریم کا درس شروع کرے اور خدمت قرآن کے لئے کمربستہ ہو ایسی جماعت کی اشد ضرورت ہے مگر افسوس ہے ہمارے احباب نے نہیں معلوم کیوں اس ضرورت کو محسوس نہیں کیا۔ باوجودیکہ ایک پہلو سے کنایۃً اور شاید کبھی صراحتہً بھی ہمارے مخدوم جناب حکیم نور الدین سلمہ ربہ اس ضرورت کو بتلا چکے ہیں بلکہ **الاعلام** کے عنوان سے نکلا ہوا اشتہار اس ضرورت کو واضح طور پر بیان کرتا ہے ترتیل قرآن کی اشد ضرورت ہے پس ہمارے احباب کو سستی نہیں کرنی چاہئے جناب مولوی نور الدین صاحب کا دم غنیمت ہے زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو اس پاک تحریک پر عمل شروع ہو جانا چاہئے ہم دیکھیں گے کہ کونسی جماعت اس نیک معاملہ میں سبقت کرتی ہے۔

مسجد احمدیہ امرتسر

ہمارے کسی پہلے اشو میں مسجد احمدیہ امرتسر کی ضرورت پر کوئی مختصر سا ریمارک شائع ہوا تھا۔ جس میں ہم نے اپنے دیگر احباب کو بھی اس کار خیر میں شریک ہونے کی توجہ دی تھی چنانچہ اس راہ میں بیرونجات سے سب سے پہلے قدم اٹھانے والی منی پور کی پاک جماعت ہے چنانچہ امرتسر سے مسجد احمدیہ کے چندہ کے امین مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر کی جماعت کی طرف سے ہم سے درخواست کرتے ہیں کہ شکریہ کیساتھ اس امر کی رسید دی جاوے کہ منی پور سے معرفت جناب سیٹھ موسیٰ صاحب مندرجہ ذیل رقم چندہ مسجد احمدیہ میں پہنچی ہے۔ جناب سیٹھ موسیٰ صاحب صہ مولوی غلام امام صاحب صہ

اس مبارک تحریک پر جو منی پور کی جماعت نے عملی طور پر کی ہے۔ ہم اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اب مسجد احمدیہ امرتسر کی تعمیر انشاء اللہ بہت جلد ممکن ہوگی۔ کیونکہ بیرونجات کے احباب کو توجہ ہو چلی ہے۔ چندہ بھیجنے والے احباب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلووالیاں کے نام روانہ کریں + رسید بذریعہ الحکم مشتہر ہوگی۔

شیخ محمد حسین بٹالوی کی توجہ کیلئے

بنگر اے شیخ نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بہ چشم نشانی است کبیر

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ شیخ محمد حسین بٹالوی نے نہایت رعونت اور انانیت کے نشہ میں سرشار ہو کر اپنی اشاعۃ السنہ میں یہ دعوے کیا تھا کہ ہم نے ہی اشاعۃ السنہ کے ذریعے مرزا صاحب کو بڑھایا تھا اور ہم ہی اُسے گرائیں گے۔ دانشمند اور دور اندیش لوگوں نے تو اس خیال کی سفاہت اور کمزوری کو اُسی وقت ظاہر کر دیا تھا اور شیخ بٹالوی کی بیجا شیخی پر اُسی وقت نفریں کی تھی مگر خدا تعالیٰ کو علے رؤس الاشہاد اُس کا یہ خیال اُسکے منہ پر مار کر اُسے انی مہین کا نظارہ دکھانا تھا۔ شیخ بٹالوی نے جب سے یہ خیال ظاہر کیا تھا اُسی وقت سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا مرزا صاحب کے مشن کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ اب خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ بھی سچ ثابت ہوا کہ جو اُس نے اپنی برگزیدہ سے براہین احمدیہ کی تالیف کے زمانہ میں فرمایا تھا۔ یعنی

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

آج وہ وقت ہے کہ لوگ جوق در جوق حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے اور سلسلہ بیعت میں شامل ہو کر اس نعمت سے محظوظ ہوتے ہیں [illegible] ایسا کلمہ کا بول بولا ہے چنانچہ ہم ذیل میں ایک خط درج کرتے ہیں جو ریاست کشمیر سے آیا ہے اس کے مطالعہ سے آیا یہ دعوت شیخ بٹالوی [illegible] جو ہمیشہ ادھر سے پوچھا کرتا تھا آج قادیان کتنے آدمی گئے ہیں - ذرا انصاف کو دل میں جگہ دیکر شیخ صاحب ہم کو بتائیں کہ ان کے دعوے کی کیا حیثیت ثابت ہوئی + اشاعۃ السنہ کی [illegible] ناواں کیوں کرتے [illegible]

مامور من اللہ کی صداقت کا ایک ثبوت قرآن کریم نے یہ بھی لکھا ہے اولم یروا انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آتے ہیں یہ آیت خصوصیت سے جناب سید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے بیان ہوئی ہے کہ اطراف ملک دونوں طرف سے کم ہوتے چلے آتے ہیں جن کا ایک حصہ تو حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا جاتا اور ان کو مانتا جاتا ہے - اور دوسرا حصہ جو معاندین اور مخالفین کا ہے وہ تباہ اور ذلیل ہو کر مرتا جاتا ہے یہی اس وقت بھی یہی حال ہو رہا ہے ہمارے مخالفوں کا ایک حصہ تو نکل کر ہمارے ساتھ ہوتا جاتا ہے اور جو الدّ الخصام کے ذیل میں آ گئے ہیں وہ اپنی کرتوتوں کے [illegible] رہے ہیں اب شیخ بٹالوی اب تو آنکھ کھول اور دیکھ کیا واقعی اطراف الارض کم نہیں ہوتی چلی آتیں پس شیخ بٹالوی کا وہ قول گذشتہ سے بڑھکر باوقعت ثابت نہیں ہوا ہاں بٹالوی صاحب کی اس تحریر کا ہم اثر دیکھتے ہیں اور شاید یہ ان کی ہی کرامت ہو کہ اشاعۃ السنہ میں جب سیدنا مرزا صاحب پر ریویو لکھکر اخص برکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے دعا مانگی جاتی تھیں اور مخالفان امام ہمام کے اعتراضوں کے جواب دیئے جاتے تھے اس وقت رسالہ باوقعت تو سمجھا جاتا تھا اور وقت پر اشاعت پذیر بھی ہوتا تھا جب سے علم عصیان بلند کیا اس وقت سے رسالہ نے الٹی ترقی کی ہے مہینے سے چھ مہینے بعد اور اب تو گرین لینڈ والوں کی طرح شیخ صاحب سالانہ رسالہ نکالنا پسند کرتے ہیں اور جو حالت مجموعی طور پر رسالہ کی ہے وہ بیچارے شیخ کو اندر ہی اندر تپ دق کی طرح کھا رہی ہے۔ ہاں یہ اثر تو ضرور ہے اس تحریر کا ہوا ہم کسی مبسوط مضمون میں کرامات محمد حسین خوب واضح طور پر ظاہر کریں گے جس میں پبلک کو محمد حسین کے دعاوی کی اصلیت کا راز کھل جائیگا اب ہم اس خط کو درج ذیل کرتے ہیں +

کارروائی جلسہ اشاعت دعوی حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

برادران مندرجہ عنوان قبل از انعقاد جلسہ اشتہارات مشتہر ہوئی [illegible] روز جمعہ بتاریخ ۱۲ محرم بمقام بارہ مولہ صحن خانقاہ میں فرش کیا گیا - اور قریب دس بجے متفرق مواضعات سے احباب و شرفاء بلا لئے گئے - نماز جمعہ سے پہلے جناب [illegible] صاحب اور مولوی فضل حق صاحب امام مسجد بارہ مولہ نے مجمع منعقد کیا - اس مجمع میں ترنم سے اشعار مصنفہ امام الزمان پڑھے گئے - یہانتک کہ اصحاب جلسہ مقلدین و غیر مقلدین جمع ہو گئے - ان میں غالب حصہ لوگوں کا وہی تھا - جو کہ ابھی حضرت مرزا صاحب کے دعوے سے ناآشنا تھا - پھر خاکسار کی باشارہ مولوی فضل حق صاحب کھڑے ہو کر وہ نعت شریف پڑھکر سنائی کہ حضرت مسیح نے لیکھرام کے مقابلہ میں تصنیف فرمائی ہے - اتنے میں نماز کا وقت آ گیا مولوی فضل حق صاحب نے فرمایا کہ بعد نماز جمعہ کارروائی جلسہ شروع ہونی مناسب ہے یہہ درخواست حاضرین نے منظور فرما کر نماز جمعہ کیلئے تیاری کی چونکہ اس جلسہ میں اکثر احباب وہی تھے کہ جو اہل حدیث سے نہیں تھے - اس لئے راجہ عطاء اللہ خان صاحب وغیرہ راجہ صاحبان مسجد اہل حدیث میں نماز پڑھنے کو گئے کہ حنفیوں نے خاکسار کو کہدیا کہ آج ہماری اور آپ کی کوئی مخالفت نہ رہی - ایک جگہ ملکر نماز پڑھیں - یہہ خوشی کا مقام تھا کہ یہہ ایک اور کرامت میرزا صاحب کی ظاہر ہو گئی کہ یہہ دو فریق جو کہ مدت سے باہم دشمنی اور عداوت کے عادی تھے - یکدفعہ باہم شیر و شکر ہو گئے - چنانچہ خاکسار نے ممبر پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھا - اور کشمیری زبان میں باہمی اتفاق کا ذکر کر کے اہل جلسہ کو وعدہ دیا گیا کہ نماز کے بعد جلسہ منعقد ہو گا - اور ظاہر کیا جاویگا - کہ ایک امام جو چودہویں صدی کا مجدد مبعوث ہوا ہے جس کے بعض حالات آپ کو سنائے جاویں گے اور جس کے حالات کی کافی کیفیت ابھی آپ کے کانوں میں نہیں پہنچی - پھر نماز جمعہ اس کثیر جماعت نے نہایت عجیب شان و شوکت سے ادا کی بعد نماز جمعہ جلسہ کا افتتاح ہوا - یہہ جلسہ عجیب تماشا کا تھا معزز اصحاب رؤسا و جاگیرداران برادران راجہ عطاء اللہ شاہ صاحب - و نمبرداران و پیر صاحبان کشمیری حاضر تھے پہلے خاکسار کی التماس بموجب شیخ غلام رسول نے کھڑے ہو کر حضرت مسیح الزمان کے چند اشعار پڑھے - پھر خاکسار نے کھڑے ہو کر التماس کیا کہ ہمارے دوست مولوی فضل حق صاحب براہ نوازش ان ضروری مسائل کو بیان فرماویں کہ جو حضرت میرزا صاحب کے دعوے کے متعلق چسپاں ہوں - اسپر جناب مولوی فضلحق صاحب نے کھڑے ہو کر مسئلہ وفات مسیح پر تقریر فرمائی چونکہ مولوی صاحب کی تقریر پنجابی میں تھی - اس لئے اکثر حاضرین جلسہ اس تقریر سے مستفید ہونے سے قریباً ناکام رہے کہ وہ کشمیری تھے - لہذا انہوں نے اپنی تقریر کو زیادہ وقت نہ لگایا لیکن مسئلہ وفات پر خوب تقریر کی پھر حسب قرار داد یہ عاجز کھڑا ہوا اور کشمیری زبان میں سنایا گیا کہ مجدد ہر صدی پر مبعوث ہونا خدا تعالیٰ کی مستمرہ عادت ہے - اور اس کی مزید تفصیل سے تقریر کر کے حضرت میرزا صاحب کے بعض حالات ذکر کئے گئے - مشتہر تالیف براہین حضرت صاحب کی کچھ سوانح اور معجزات کا ذکر اجمالاً - لیکھرام والی پیشگوئی کا ذکر تفصیلاً کیا گیا - یہہ بھی سنایا گیا کہ حضرت امام کس کس پہلو سے مخالفین پر اتمام حجت کر رہے ہیں - اسی طرح مفصل تقریر ہوئی جسکا اثر حاضرین پر بفضلہ تعالیٰ نے خوب ڈالا - اور راجہ عطاء اللہ صاحب نے ایک تحریری شہادت مرتب کی تھی جس میں تمام قصہ لکھا گیا کہ کس طرح خواب کے ذریعے ان پر حضرت امام کی صداقت کھلی - زور سے پڑھی گئی - اس کے سننے سے حاضرین بہت سخت متاثر ہوئے - غرضکہ اس مجلس کا اثر بہت ہی خوب تھا - خاکسار نے شرائط بیعت بھی ممبر سے لوگوں کو سنائی - حضرت امام کے سفر

معجزات خیر مذکورہ سے حاضرین کے دل ہل گئے یہاں تک لوگ جوق جوق داخل بیعت ہونے لگے۔ چائے کا انتظام راجہ عطاء اللہ خان صاحب نے پہلے ہی سے کر رکھا تھا جو کہ تمام لوگوں کو دیا گیا۔ شیرینی بانٹی گئی۔ بعدہٗ خاکسار نے ممبر انجمن کردہ تقریر پڑھی۔ جو کہ راجہ صاحب یار محمد خان صاحب فرزند راجہ عطاء اللہ خان صاحب مرتب ہوئے تھے۔ بعد اس کے نماز عصر کی اذان ہوئی اس جماعت کو خاکسار نے عصر کی نماز پڑھائی بعد نماز جلسہ برخاست ہوا۔ اور لوگ حسب اجازت راجہ صاحب سے بیعت حضرت مرزا صاحب لینے لگے۔ یہاں تک کہ شام تک ہی قریب اسی آدمی داخل بیعت حضرت مرزا صاحب ہو گئے۔ اس جلسہ میں اسلامی عظمت بہت خوشنما نظر آتی تھی۔ لوگ راجہ صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے تھے۔ اور یہ خاکسار بیعت کی تلقین کرتا تھا بیعت شدہ لوگوں کے نام رپورٹ کے ذیل میں درج کئے گئے ہیں۔ اور تمام حاضرین جلسہ کی تعداد عام و خاص قریباً تین سو تھی۔ خواص تو معمولی تعداد کے تھے۔ اور زمیندار لوگ بہت تھے لیکن اُمی زمینداروں کو بھی خوب سمجھ آگئی اور یہ بڑی خوشی ہوئی کہ مرزا صاحب کی کرامت سے۔ فرقہ اہل حدیث۔ اور حنفی متفق ہو گئے۔ خدا تعالیٰ ان کو توفیق دے اور کسی مخل کے وسوسہ سے کوئی خلل نہ پیدا ہووے۔ آمین ثم آمین۔

اسمائے مبایعین حضرت مرزا صاحب روز جلسہ

اہل بیت راجہ عطاء اللہ خان صاحب جاگیردار و رئیس اعظم یاڑی پورہ
سلطان محمد خاں معہ اہل و عیال یاڑی پورہ
راجہ محمد افضل خان صاحب جاگیردار معہ اہل و عیال یاڑی پورہ
یار محمد خاں صاحب و عبد الرحمن خان فرزندان راجہ عطاء اللہ
راجہ محمد اکبر خان صاحب برادر راجہ عطاء اللہ خان صاحب یاڑی پورہ
ولی محمد خان صاحب فرزند محمد اکبر خان یاڑی پورہ
محمد علی خاں ″
یار محمد خاں کھکہ یاڑی پورہ
عبد الرحمان خاں ایضاً
مدو خاں کھکہ ″
عبد العزیز صاحب تیلی ″
محتشہ پنڈت صاحب نمبردار یاڑی پورہ
خواجہ محی الدین ناک یاڑی پورہ
دوست محمد خان ″
عبد اللہ خاں ... ″
عبد اللہ ...
عبد القادر رنگریز ″
عنایت اللہ خاں حکیم براہ
جمال بٹ براہ
عبد اللہ لون براہ
امیر خان براہ
پیر خان براہ
فقیر محمد اوان یاڑی پورہ
نصر خان مغل ″
شاہ میر خاں ″
حبیب خان مغل ″
اہلیہ ہائے راجہ محمد حیدر خان صاحب معہ دختران
اہلیہ مولوی فضل حق صاحب امام مسجد
نجب خاں ترک براہ
محمد اکبر خان صاحب ولد عنایت اللہ خان صاحب معہ اہلیہ یاڑی پورہ
زبردست خان صاحب جاگیردار برادر زادہ راجہ صاحب نونہ مئی
عبد العزیز میر یاڑی پورہ
محمد خان پٹھان ″
عبد اللہ فرزند عبد الکبیر خواجہ صاحب یاڑی پورہ معہ والدہ خود
محمد ایوب و مالک امان و یعقوب فرزندان محمد فضل خاں
اہلیہ غلام رسول شیخ شوپیاں بانلو
عبد الرزاق صاحب درویش وان گنڈ
حبیب اللہ فرزند محمد علی یاڑی پورہ
نیاز محمد ″
محمد خاں کیوا ″
حکیم لسہ شاہ صاحب مٹی مرگ
شیخ غلام احمد صاحب مانگن پورہ
محمد عثمان صاحب درویش نولس
حیات بٹ یاڑی پورہ
عبد اللہ خاں ملازم محمد افضل خاں
غلام رسول صاحب سوداگر بوگام
سیف الدین مٹی لوگ
عبد الصمد صاحب بوگام
رمضان ٹپری ہوم
خضر جو تیلی یاڑی پورہ
عبد الاحد ناک ″
منگن سپاہی ″
محتشہ جو تیلی ″
عبد الاحد تیلی ″
اسد جو تیلی ″
عبد العلی تیلی ″
غلام احمد ولد عبد العزیز
غلام رسول تیلی ″
غلام محمد ولد خضر جو ″
عبد الرحمان ولد محمد رمضان ″
عبد السبحان صاحب کالہ درنگ وغیرہ عورات و اطفال۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

العرض یہ جلسہ عجیب شان سے ختم ہوا۔ **الحمد للہ رب العلمین۔ بیشک واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔**

الراقم
خاکسار عبد اللہ از مقام یاڑی پورہ۔ ملک کشمیر
سکرٹری جلسہ ۷ جون ۱۹۰۶ء

آریہ سماج میں کم بخ

آریہ سماج کے اخبارات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کل آریہ سماج میں عجیب طرز سے مخالفت ہو رہی ہے۔ دو فریق بنے ہوئے ہیں ایک کلچرڈ پارٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے اور دوسرا مہاتما پارٹی کہلاتا ہے۔ مہاتما پارٹی کے دو آرگن دھرم رکھشک اور ست دھرم پرچارک ہماری نظر سے بھی گذرتے ہیں کلچرڈ پارٹی پر جسقدر الزام لگاتے ہیں انکی اصلیت کچھ تو معلوم ہوتی ہے بہرحال ہم کوئی فیصلہ نہیں دینا چاہتے کہ کلچرڈ سچے یا مہاتما جھوٹے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں ہے کہ یہ مخالفت اصل راز کو کھول دیگی اور اسلئے ہم نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ اس خانہ جنگی کے نظارے دیکھ رہے ہیں دیکھیں نتیجہ کیا ہوتا ہے ہم کو خیال لگا ہوا ہے کہ **مخالفوں میں پھوٹ** والی صدا یہاں بھی اگر اپنا کرشمہ دکھا رہی ہو تو کیا تعجب ہے۔ بہرحال نتیجہ ضرور قابل دید ہوگا۔

اسلامی دنیا کی خبریں

یکم محرم کو ۱۳۱۶ھ ہجری المقدس کے آغاز کی تقریب میں حسب دستور قدیمہ امیر المومنین نے محل سراے ہمایوں میں شاہانہ دربار منعقد فرمایا جس میں تمام وزراے اور اعلیٰ عہدہ داران ملکی - فوجی و بحریہ کو شرف ملازمت عطا فرمایا گیا۔ امیر بحرہ خدیو مصر - غازی مختار پاشا - گورنران صوبجات - کمانڈران جیوش اور عثمانیہ سفرا، اور دیگر ہوا خواہان و جاںنثاران خلافت سنیہ نے مبارکباد کے تار خدمت سلطانی میں ارسال کئے تمام سفرائے کے ترجمانوں نے در دولت پر حاضر ہوکر اپنے اپنے سفیروں کیطرف سے مبارکباد کی پیغام عرض کئے۔

تھیسلی سے ۱۷ اور ۲۲ مئی کے درمیان تیس ہزار ترکی فوج ممالک محروسہ کو روانہ ہوئی۔ جیسا کہ پچھلے صفحہ لکھا جا چکا ہے کہ جون تک کل فوج واپس آگئی تھی۔ سترہزار فوج سمندر کے راستہ بندر ردولو سے روانہ ہوئی تھی۔ اور باقیماندہ خشکی کے راستہ۔ جن سپاہیوں کے گھر یورپین ترکی میں تھے - اُن کو سالونیکا میں جو ایشیا میں تھے۔ انہیں سمرنا ودارڈنیلز میں اُتارا گیا۔ جو افواج بندر ردولو سے سوار ہوئیں اُن کے ساتھ کئی باتریوں کے علاوہ فوج سواران کے دس ہزار گھوڑے بھی تھے یانیا (صدر مقام ایپرس) اور دوم اردو کی جو فوج تھی وہ پہلے مناستر گئی اور وہاں سے ریل پر سوار ہوکر براہ "سالونیکا" یدی محاج اندریانوپل اپنے مستقر کو پہنچی۔ بدوران تخلیہ سالونیکا کے سٹیشن سے آٹھ آٹھ ٹرینیں معہ اسلحہ و سامان حرب اور خیام وغیرہ اور دو دو تین تین باتریاں یعنی تقریباً آٹھ آٹھ ہزار فوج معہ کل سامان لوہے کی ٹرینوں پر سوار ہوتی رہیں اتنی فوج ایکدن میں گذشتہ سرحدی محاربہ میں بھی مقام مقصود کو نہیں بھیجی جا سکی تھی -

اعلیٰحضرت شاہ ایران نے نصوحی بک امپریل عثمانیہ کمشنر متعینہ صوفیا (صدر مقام بلگیریا) کو شیر و خورشید کے طبقہ کی حمائل عطا کی ہے -

حلب کے قریب موضع ارسلان طاش میں زمین سے سنگ مرمر کی ایک بڑی سل جس پر پرانے زمانے کی خطی نقش اور دو اسپ سواروں کی تصویریں ہیں برآمد ہوئی ہے - رتھ میں کوئی شخص سوار ہیں - یہ سل بہت قدیم زمانہ کی معلوم ہوتی ہے - جسے بحفاظت تمام قسطنطنیہ کے جدید عجائب خانہ نوادرات و آثار قدیم میں بھیجا جائیگا - اس عجائب خانہ کے مفصل حالات لیڈی منگس مولر صاحبہ نے اپنی کتاب قسطنطنیہ میں درج کئے ہیں - کتاب مذکور کا ترجمہ دفتر وکیل سے دستیاب ہوسکتا ہے -

امیر المومنین نے جرمنی کے ولی عہد کے جنرل عبداللہ پاشا کے نام طبقہ امتیاز کا نشان مئی کے وسط میں ارسال فرمایا تھا - جنرل ممدوح کو بتاریخ ۲۴ مئی قیصر ولیم نے شرف ملاقات بخشا -

دیوان - ہمایوں کے کلفچی رائف بک ۲۱ مئی کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے - یہ صدمہ ان کی حرم محترم سے برداشت نہ ہوسکا - اور دوسرے دن ہی اپنے مرحوم شوہر سے جاملیں - انا للہ وانا الیہ راجعون -

جواد بک - برہمن کے نائب عثمان بک کی واپسی کی خبر پچھلے ہفتہ درج ہوچکی ہے - بک موصوف کو زار نے صرف دستخطی خط ہی نہیں دیا تھا - بلکہ امیر المومنین کے لئے ایک چھڑی جس کا قبضہ مرصع بجواہر ہے چاء نوشی کے طلائی و نقرئی ظروف کئی بیش قیمت گلدان اور دیگر اشیاء بطور ہدیہ روانہ کی تھیں -

ہز ایکسلنسی صالح منیر بک عثمانیہ سفیر متعینہ پیرس نے ۱۶ مئی کو عالیشان دعوت کی جس میں دیگر معززین کی علاوہ پریسیڈنٹ فرانس کی لیڈی صاحبہ - وزیر صیغہ خارجیہ ایم ہانوٹو - اور کئی دیگر سفراء مدعو تھے - کھانے کے بعد سفیر موصوف نے شاہانہ دربار کیا +

تھیسلی سے دو مسلمان یہودی خاندان ٹرکی کو ہجرت کر آئے ہیں حسب الحکم سلطانی مخصوصہ کمپنی نے ایک جہاز بلا کرایہ اُن کے لئے خاص کر دیا تھا -

یلدز بازار میں ۲۰ مئی کو ۷ ہزار پیاسٹر - ۲۱ مئی کو ۲۶ ہزار پیاسٹر اور ۲۲ مئی کو ۱۷ ہزار پیاسٹر کی اشیا فروخت ہوئیں

جدہ میں طاعون کی تخفیف ہو جانے سے ترکی گورنمنٹ نے ۱۹ مئی سے حجاز کے سواحل سے آنے والے جہازوں کا قرنطینہ جو دس روز کا میعادی تھا موقوف کر دیا ہے -

قسطنطنیہ کے اسلامی آبادی استنبول کے محلہ اُن کپو میں ۱۹ مئی کو آتش زدگی سے ایسی تباہی برپا ہوئی کہ کئی برسوں سے ایسی مصیبت اہل شہر پر نازل نہیں ہوئی تھی - کل ۱۷۳ مکان جو کہ سب چوبی تھے بالکل خاک ہوگئے - ان میں بڑے بڑے محل - ۷۱ دوکانیں - اور اسطوار - ایک مسجد - اور ایک کارخانہ روشنی بھی تھا - تقریباً ۳۰ ہزار پونڈ مالیت کی جائداد تباہ ہوئی ہے جس میں سے صرف دسواں حصہ بیمہ شدہ تھی

واشنگٹن (صدر مقام جمہوریت متحدہ امریکہ) کی عثمانیہ سفارت کے متعلقین اب تک ایک کرایہ کے مکان کی نچلی منزل میں رہتے تھے - ترکی گورنمنٹ نے اُس کے لئے اب ایک سالم عالیشان مکان کرایہ پر لیا ہے - +

خلف رشید ایسے ہوتے ہیں - پیرس کے محلہ لمارک میں ۸ مئی کو دو ترک لڑکے جن میں سے ایک کی عمر چودہ اور دوسرے کی دس برس ہے گھر گھر پھرتے پائے گئے - وہ کندھوں پر بڑے بڑے بقچے اٹھائے ہوئے تھے - اُن کی ہیئت کذائی دیکھ کر پولیس کو اُن کی طرف توجہ ہوئی - مگر جب سوال کیا گیا تو اُن کی زبان جو ترکی تھی نہ سمجھی جا سکی - آخر بصد دقت تمام پہنچا کر کسی ترکی دان کی مدد سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے باپ کی تلاش میں قسطنطنیہ سے آئے ہیں - اُن کی ماں نے انہیں فرانس بھیجا ہے - جس بیچاری کو صرف اس قدر علم تھا کہ اُس کے خاوند نے ایک دفعہ اُسے لمارک سے خط لکھا تھا - اُس نے اپنے بچوں کو اس لمبے سفر کے لئے قمیصوں - ٹوپیوں جرابوں وغیرہ قسم کے کپڑوں اور کھانے کی خشک چیزوں کی وافر مقدار ساتھ دے دی تھی - لمارک میں کسی ترک کا پتہ نہیں ملا - اب پولیس شہر کے دوسرے حصوں میں اُن کے والد کی تلاش کر رہی ہے

قادیان دارالامان کی مقامی ضرورتیں

قابل توجہ گورنمنٹ

پچھلے نمبر میں جو مضمون ہم نے پولیس انفارمیشن کی توجہ کے لئے حاکم علی کنسٹیبل متعینہ قادیان کی بیجا کاروائیوں کے متعلق لکھا ہے اس نے اس امر کی ضرورت ہمیں محسوس کرائی ہے کہ قادیاں میں بعض مستقل انتظامی امور کا لحاظ مدنظر رکھکر مستقل طور پر ایک پولیس گارڈ رکھی جاوے اور ایک رجسٹرار اور آنریری مجسٹریٹ بھی مقرر ہو ابھی ہم اس امر کا فیصلہ دینے کے لئے طیار نہیں ہیں کہ رجسٹریشن اور آنریری مجسٹریٹ کی خدمات کس شخص کے سپرد ہوں فی الحال ہم اس ضرورت کو جسے خود محسوس کرتے ہیں گورنمنٹ پنجاب کو محسوس کرانا چاہتے ہیں +
قادیان جیسا کہ تواریخی مراسلات سے پتہ لگتا ہے کسی وقت خاندان مغلیہ کے بعض ممبران کی رہائش گاہ بھی اور بجائے خود ایک صوبہ سمجھا جاتا تھا جسکے متعلق بہت سے دیہات تھے اور خود قادیان میں ایک حفاظتی پولیس اوس زمانہ کے طریق پر رکھی رہتی تھی۔ اور حفاظت شہر کے لئے فصیل بھی تھی جسکے آثار ابتک بھی پائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد معدلت مہد میں بھی قادیان میں تحصیل رہی ہے اور پھر پولیس کی ایک گارڈ بھی رہتی رہی ہے مگر بعد میں گورنمنٹ نے بعض مصلحتوں کے لحاظ سے تحصیل اور پولیس گارڈ کو اٹھا لیا۔ ان ساری باتوں پر ایک نظر کرنے کے بعد یہ بات تو آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتی ہے کہ قادیان میں کسی وقت اس امر کی ضرورت سمجھی جاتی تھی کہ پولیس اور مجسٹریٹ یہاں رہے جو ضرورت اوسوقت تھی اوس سے کہیں زیادہ اب ضرور ہو گئی ہے کہ یہاں رجسٹریشن اور آنریری مجسٹریٹ کا ایک محکمہ ہو اور پولیس گارڈ بھی رکھا جاوے۔ ان سب ضرورتوں پر ہم مستقل اور شرح و بسط کے ساتھ پھر بحث کریں گے + فی الحال اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ ان معاملات میں جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان کی رائے مقدم اور واجب العمل سمجھی جانی چاہیے جسکے لئے ہمارے پاس کافی سے زیادہ وجوہات ہیں کوئی اس سے ہمارا یہ مطلب نہ سمجھے کہ مرزا صاحب آنریری مجسٹریٹی یا رجسٹریشن کا کام چاہتے ہیں یا ہماری غرض ہے کہ انکو یہ عہدے دئے جاویں قطع نظر اس بات کے جناب مرزا صاحب ہر طرح سے کیا بلحاظ خاندانی شرافت اور کیا بلحاظ خدمات گورنمنٹ اور کیا بلحاظ ذاتی وجاہت اور قابلیت کے ہر طرح سے ان منہم بالشان عہدوں کے فرائض کو ادا کر سکتے ہیں اور وہ مستحق بھی ہیں اور ان سے بڑھکر کوئی مستحق نہیں۔ راستبازی اور عدل اور انصاف کو کام فرمانے والا شاید دوسرا آدمی بھی نہ ملے مگر جناب موصوف تو ان جھگڑوں بکھیڑوں سے کوسوں بھاگتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں اور ایک لحظہ کے لئے بھی وہ انکو قبول نہ کریں اور خواہش کرنا تو ایک بڑا کام ہے۔ مرزا صاحب کے سپرد جو کام آسمانی گورنمنٹ کی طرف سے ہوئے اوس سے بڑھکر اور کیا عہدہ اور اعزاز بن سکتا ہے بس یہ بالخصوص یاد رہنا چاہیے کہ ہماری ہرگز ہرگز یہ مراد اور غرض نہیں کہ مرزا صاحب کو یہ عہدے دے جاویں بلکہ اگر ہم ایسا فعل کریں تو لاریب جناب مرزا صاحب کی شان میں گستاخی ہے۔ ہمارا مقصد اور مطلب صرف اسقدر ہے کہ ایسے عہدوں کی اگر قادیان میں رجسٹرار مقرر کیا جانا تجویز ہو مجسٹریٹ مجوز ہو اوسپر جناب مرزا صاحب کی رائے قابل قدر سمجھی جاوے کیونکہ ایک تو بجائے خود یہ حقوق مرزا صاحب کے ہیں دوسرے مغل خاندان کے معزز ترین ممبر بھی آپ ہی ہیں جو قادیان کا فخر اور زینت ہیں تیسرے اونکو ایک عظیم الشان اور کثیر التعداد جماعت اپنا امام اور پیشوا مانتی ہے +
غرض ان امور کو زیر نظر رکھکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جناب ممدوح کی رائے کا استصواب بہت ضروری ہے اگر ممکن ہوا تو ہم جناب مرزا صاحب کی رائے ان عہدوں کی قادیان میں ضرورت کے متعلق حاصل کرنے کی کوشش کرینگے اور بذریعہ اخبار گورنمنٹ تک پہونچا دینگے۔ بہرحال ہم ان ضرورتوں پر مفصل مضامین شائع کریں گے۔

ہماری مخالف پارٹی میں کھلبلی

پچھلے ہفتہ جو آرٹیکل ہم نے حاکم علی کنسٹیبل کے متعلق لکھا ہے اوسکی اشاعت پر جو چہ میگوئیاں ہماری مخالف پارٹی میں ہوئی ہیں اونکی مفصل رپورٹ ہمارے پاس آچکی ہے جسکو ہم نے محفوظ رکھ لیا ہے اور عند الضرورت اوسے شائع کرینگے۔ بداندیش مخالفوں نے جب کوئی راہ گریز نہیں دیکھی تو آخر وہ اس بات پر اتر آئے ہیں کہ بیہودہ اور فضول دھمکیوں سے ہم پر کسی قسم کا اثر ڈالکر ہماری قلم اور زبان کو روکیں وہ خوب یاد رکھیں کہ وہ ہم کو نقصان پہنچانے اور اذیت دینے کی جسقدر کوششیں اونکے ذہن میں ہیں کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکریں۔ پھر دیکھیں کہ پاپی کے مارنے کو پاپ کسقدر مہان بلی ہوتا ہے + ہم پولیس کے ہتھکنڈوں اور شعبدوں سے ناواقف نہیں ہیں ہم ناجائز رعب اور فضول شیخی بازی کی حقیقت کو خوب تاڑ جانے والے ہیں یہ کرشمے ہم نے ایک عرصہ دراز تک دیکھے ہیں پھر ان باتوں کا ہم پر کیا اثر ہوگا خاک بھی نہیں۔ ہم مخالف پارٹی کو چیلنج کرتے ہیں کہ جیسا ہم نے وعدہ کیا ہے ہم اون کی کرتوتوں کو ایکبار گورنمنٹ پنجاب کے سر تک پہونچا دینگے پھر جو نتیجہ ہوگا وہ دیکھا جاویگا + وہ ہم سے مایوس رہیں کہ ہم نہ تو اونکے بیجا رعب میں آسکتے ہیں اور نہ اونکے طمع زا باتوں کو کچھ وقعت دے سکتے ہیں + ہماری جو خط و کتابت ڈپٹی انسپکٹر صاحب بہادر اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور و جناب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور ہو رہی ہے اونکے نام جس قدر خطوط ہم نے ارسال کئے ہیں اونکی رسیدیں ہمارے پاس پہونچ چکی ہیں۔ اور ہم کو کامل وثوق اور امید ہے کہ انشاء اللہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہونگے۔

قادیان میں قابل ٹیکس کتنے آدمی ہیں

تشخیص ٹیکس کے لئے جو طریق مقرر ہے ہم اوس پر فی الحال کوئی رائے زنی نہیں کرنا چاہتے لیکن ہاں ہم یہ چاہتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً افسران تشخیص ٹیکس کو نوٹیفیکیشن دیتے ہیں اسلئے ہم عنقریب کوشش کرینگے کہ تحصیلدار صاحب بٹالہ کو قادیان میں ٹیکس دینے والوں اور دوسرے متمول آدمیوں کے حالات اور ذرایع آمدنی سے مفید اطلاع دین اور ہم امید کرتے ہیں تحصیلدار صاحب ہم کو ایسی واقفیت کے حصول کے لئے مناسب اور جایز امداد دینے میں دریغ نہ کرینگے +

خطبہ جمعہ

جو ... [illegible] ... کو ... [illegible] ...
[illegible] ...

الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم انما کان قول المومنین الی الآیۃ (سورۂ نور)

حقیقت مومنوں کو اللہ اور اوسکے رسول کی طرف بلایا جا کہ اللہ اور اوسکا رسول اونمیں فیصلہ کرے تو اونکی بات یہہ ہو کہ وہ کہدیں ہم نے سنا اور مانا ایسے ہی لوگ ہیں جو بامراد ہوسکتے ہیں اور جو لوگ اللہ اور اوسکے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اوسکا خوف کہاتے اور تقوی اللہ اختیار کرتے ہیں وہ ہی لوگ ہین جو بامراد ہوتے ہیں۔

اس آیت سے پہلے اون لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ اور رسول کے فیصلے پر سچے دل سے راضی نہیں ہوتے۔ اور نہیں چاہتے کہ اونکی مرضی کے خلاف اللہ اور اوسکے رسول کا فیصلہ ہو وہ اپنی ہوائے نفس کے مقابلہ میں اللہ رسول کے فیصلہ کو ترجیح نہیں دیتے اور اپنی ذاتی اغراض اور خدمات کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے ذکر کے بعد اوس فریق کا ذکر ہے جو اللہ اور رسول کے فیصلے پر انشراح صدر فراخدلی سے کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے دو انعام فرمائے ہیں۔

فلاح اور فوز یعنی دین و دنیا میں فائز المرام اور بامراد ہونے والے۔ ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے فلا وربک لایؤمنون الایہ تیرے رب کی قسم ہے کہ کبھی ایمان ان ایمان نصیب نہیں ہو سکتا جب تک تجھے تمام نزاعوں میں حکم قرار نہ دینگے اور یہی کہ طوعاً و کرہاً تیرے فیصلے پر اظہار رضامندی کریں اور گلے پڑا ڈھول بجانے والا معاملہ ہو نہیں نہیں۔ تیرے فیصلے سے اونکی دلوں اور سینوں میں تنگی نہ آئے بلکہ نہایت فراخدلی اور انشراح صدر سے اوسے مان لیں اور اس فیصلے کے تسلیم کرنے میں ایک بے اندازہ لذت اور حظ محسوس کریں مگر عمل

... [illegible] ... ایسا ایمان تو ... [illegible] ... انسان ... [illegible] ... اپنے ... [illegible] ... پر ایمان ... [illegible] ... ہو سکتی اور ... [illegible] ... انسان ... [illegible] ... والے ... [illegible] ... کہ وہ نہایت امن و آرام سے اپنے گھر میں خوش بیٹھا ہوگا اتنے میں امام الوقت حکم دیگا کہ گھر چھوڑ دو۔ ... اس حکم میں وہ بیچارہ اپنی آسائش پر ایک بجلی گرتی دیکھیگا مگر چونکہ اس حکم کی خوبی اور مصلحت اور وہ لذیذ اور مسرت مجسم نتیجہ جو اس کی تعمیل کی تہ میں ہے نہ ہی عقل اور سطحی فراست اور کسی جھوٹی میزان سے وزن نہیں ہو سکتا اور کوئی ناپ تول کا پیمانہ اوسکو ناپ سکتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ وہ عذر کرے اور لیت و لعل کرکے انکار کرے۔ مگر وہ اس خوبی اور مصلحت کو سمجھ کیونکر سکتا ہے وہ آسمانی نہیں۔ مامور نہیں پس اوسکا انکار یا عذر اونکو فلاح اور فوز کی راہوں پر نہیں چلا سکتا بلکہ برخلاف اوسکے وہ اوسکو فسق کی ہلاک کرنے والی راہ پر لیجاتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے ایسے لوگوں کو فاسق قرار دیا ہے جو امام وقت کے اطاعت سے سر پھیر دیتے ہیں۔ اگر برادری کے خیال اور سوسائٹی کی لحاظ سے کوئی عذر بھی نکرے اور مان بھی لے لیکن وہ انشراح صدر جو ایک سچے مومن کو ایسے وقت تعمیل حکم اور سر تسلیم خم کرنے میں ہوتا ہے نہو۔ تو پھر بھی استحقاق ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ رضامندی اور تسلیم امام الوقت کے احکام کی خدا تعالیٰ کے لئے نہیں بلکہ سوسائٹی اور برادری لحاظ کے سبب سے مامور کی طرف سے حکم ہوگا فلاں جگہہ جاؤ اسلئے کہ مصلحت وقت یہی ہے مگر وہ سمجھتا ہے کہ وہاں جانا وبال جان ہے کبھی امام الوقت کہتا ہے کہ ساری جائداد دیدو مگر وہ مصلحت نہیں سمجھتا۔ غرض مامور کی راہ میں سینکڑوں کام ایسے پیش آئیں گے کہ وقتاً فوقتاً اس کی طرف ارشاد ہوگا اگر کوئی اس آیت کے منشا کے موافق ایمان اپنے اندر نہیں رکھتا کہ جب اللہ اور اوسکے رسول نے حکم دیا تو کہے کیوں صاحب اسمیں کیا بھید ہے یا ہمکو ذرا مہلت دی جاوے۔ ہمارے باغوں میں ابھی پھل آیا ہے۔ یا بال بچے بیوی دوستوں کی

محبت رکاوٹ اور ... [illegible] ... اسی قسم کے عذرات امام الوقت کے حکم کی تعمیل میں سد راہ ہوں لازماً یاد رکھو کہ وہ مومن نہیں ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ سنتے ہی کہنا چاہئے ... ہم نے سن لیا اور ضرور ضرور اسکی اطاعت کرینگے۔ اس قسم کے واقعات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی پیش آئے ہیں کوئی آیا حضور ذرا مہلت دیں۔ فلاں کام کہال لوں۔ بیوی بچے روتے ہیں اونکا ذرا انتظام کر لوں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی نسبت گواہی دی کہ ان کے دل میں ضعف اور مرض ہے اور وہ درحقیقت ان عذروں سے آگے میں فرار کرنا چاہتے ہیں تاریخ شہادت دیتی ہے کہ ایسے عذر کرنے والوں جی کے کچھوں سے کوئی کام نہیں ہوا اب اس سے آگے جو آیت شروع ہوتی ہے یعنی استخلاف کی آیت اس سے یہہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جن لوگوں نے امام وقت کے نصایح اور فرامین کو اپنے نصایح اور ہوائے نفس پر مقدم کیا اور شرح صدر سے اونکی آواز سنتے ہی سمعنا و اطعنا بول اٹھے انہیں اس عالم میں کیا نتائج ملے۔ وعد اللّٰہ الذین کی آیت ایک عظیم الشان آیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایمان اور اعمال صالحہ کریں مختصر الفاظ میں یہ کہو کہ جو لوگ سمعنا و اطعنا کہدیں اونکے لئے فلاح اور فوز دو عظیم الشان انعام ہیں یعنی تم لوگوں میں سے جو اللہ اور رسول کے حکم کے آگے سر رکھدیتے ہیں اوسکی مصلحت کو مقدم سمجھتے ہیں اور تمام ہوائے نفسانی کو کچلدیتے ہیں اور فوراً اوس ایمان کے متعلق عمل درآمد کرنے لگتے ہیں جو محمد رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ رکھتا ہے۔ وہ ضرور بادشاہ بن جاوینگے پہلا نمونہ سمعنا و اطعنا کا خود رسول کریم نے دکھلایا کہ جب حکم ہوا وانذر عشیرتک الاقربین انحضرت شرح صدر سے اس حکم ہونے کی تعمیل پر کمربستہ ہو گئے اور اپنی جان آبرو اور مال کا کوئی پاس ورہراس نہ کرکے عرب جیسی نڈر خونریز قوم اور اپنی برادری کے آمادہ ہو گئے اس سے دل کانپتا رہتا ہے کہ کتنا بڑا کام تھا جو حضور علیہ السلام کو سپرد ہوا اور پھر کس ترتیب اور متانت سے آپنے اس کی تعمیل کی۔ اور اپنے مصالح کو مقدم سمجھ کر عذر کرنے اور قریش کی خونی قوم کے تصور سے ڈر کر تبلیغ کو مصلحت وقت کے خلاف قرار دیتے

باقی آئندہ

ہمارے ہمعصر

اس عنوان کے تحت میں وقتاً فوقتاً ہم اپنے معاصرین کی اون تحریروں پر نوٹس لیا کریں گے جو ہمارے مشن کے متعلق ہوا کریں گے۔

(ایڈیٹر)

سراج الاخبار | ۱۳ر جون ۱۸۹۸ء کے سراج الاخبار امہات المومنین کے عنوان سے ایک مراسلت شایع کرتا ہے جس میں ایڈیٹر مضمون نویس نے حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سلمہ ربہ کے میموریل متعلقہ امہات المومنین کی تصدیق کی ہے۔ اور پنجاب کی انجمنوں کو جو اپنے فرایض میں سے مقدم اور معظم فرض مخالفین مذہب اسلام کے اعتراضوں کے جواب بیان کیا کرتے ہیں خوب آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ مراسلت نویس نے اس میں اس امر کو کھول کر بیان کیا ہے کہ اس مدعا کے لئے گورنمنٹ کے پاس میموریل بھیجنا کبھی بھی اس صدمہ کی تلافی نہیں کر سکتا جو اوس شوخ مولف نے تالیف کتاب اور اسکی ایک ہزار جلدیں مفت تقسیم کرکے مسلمانوں کو پہونچایا۔ اخبار مذکور کا کارسپانڈنٹ اس امر پر بھی زور دیتا ہے کہ میاں محمد حسین بٹالوی کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر اب ایسی کتاب کا جواب دینے کے لئے سب سے اوّل اونہیں کو طیار ہونا چاہیے۔ الغرض ایک مراسلت میں اوس رنج وتکلیف کا اظہار کیا ہے جو امہات کی بد ذات مسلمانوں کو پہونچ سکتی ممکن تھی اور جو بہر میموریلز کے بھیجنے پر مستزاد ہو سکتی تھی۔ یہہ درد اور بھی بڑھ گیا ہے جب سے کہ ایسے خیر خواہان مذہب کو یہہ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اس میں کچھ دخل نہیں دے سکتی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس سے سخت رنج پہونچ چکا ہے مگر گورنمنٹ کا جواب ہر پہلو سے بے لگاؤ اور انصاف پر مبنی ہے بلکہ ایک پہلو سے مسلمانوں کے لئے مفید کیونکہ اب اونکو یہہ موقع حاصل ہے کہ وہ جواب شایع کریں۔ چنانچہ وہ وقت آیا ہے کہ اسلام کا سچا ہمدرد و مجدد الوقت جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عیسائیوں کی ۶۰ سالہ کوششوں پر کسر صلیب کے لئے پانی پھیر دیگا۔ اور اون جملہ اعتراضات کا جواب نہایت معقولیت اور تہذیب سے دیگا جو آجتک ناعاقبت اندیش عیسائی مصنفوں نے اپنی مختلف تحریروں میں کئے ہیں اس سے پیشتر کہ ایسی کتاب تالیف ہو جناب مرزا صاحب ممدوح ابلاغ اور اتمام حجتہ کی خاطر البلاغ یا فریاد درد نام ایک مفصل اشتہار جو ایک خاصی کتاب ہے شایع کریں گے۔ اور جو عنقریب انگریزی اور اردو میں شایع کی جائیگی البلاغ سعادت مندوں اور پست فطرتوں میں ایک امتیاز قایم کر دیگی۔ کیونکہ صاف دل اور نیک دہ خاطر لوگ اوسکی امداد کے لئے ہمہ تن طیار ہو جاویں گے اور خود بین ناقدر شناس اور اوسکی راہ میں رکاوٹیں ڈالنا چاہیں گے مگر خلوص اور نیک نیتی اور ایک کام کا محض لوجہ اللہ کرنا کبھی بھی اوسکے کرنے والے کی راہ میں رکاوٹوں کو حایل نہیں ہونے دیتا۔ ہم کو نیک نیت اور نیک طینت مسلمانوں سے جو امہات اور دوسری ایسی ہی کتابوں سے صدمہ اُٹھائے ہوئے ہیں کامل امید ہے کہ وہ نہایت اضطراب اور اشتیاق سے البلاغ کا انتظار کر رہے ہونگے۔

سنگہ سبھا امرت سر | یہہ ایک خالصہ پنتھ کا اخبار ہے اور اسکا ایڈیٹر اور مالک ایک پکا خالصہ ہے وہ اپنے ۳۰ر مئی ۱۸۹۸ء کے اشو میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے میموریل اور جناب مرزا صاحب کے میموریل متعلقہ تصنیف احمد شاہ ڈاکٹر پر رائے زنی کرتا ہوا مرزا صاحب کی رائے کے صائب اور زبردست ہونے کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اوس پر صاد کرتا ہے انجمن کی کمزوری کا اظہار کرتے ہوئے یہہ بھی کہا ہے کہ جناب مرزا صاحب لیڈر بننا چاہتے ہیں یہہ سنگہ سبھا کا ایک غلط خیال ہے کوئی آدمی خود لیڈر بننے سے بن نہیں سکتا۔ اگر ایسا ہو تو شاید ہر لیڈر اور مقتدیوں کا امتیاز ہی مشکل ہو ہر ایک شخص بجائے خود ایسی آرزو کر سکتا ہے لیڈر اور پیشوا وہی ہو سکتا ہے جسکو خدا تعالیٰ یہہ منصب جلیل عطا کرے۔ لیڈرشپ دنیا داروں کے دینے اور نہ اپنی سعی سے حاصل نہیں ہو سکتی جناب مرزا صاحب کو اگر محض حصول امتیاز کی خواہش ہوتی تو وہ انجمن حمایت اسلام کی شتاب کاری کی تائید یا سید احمد خان والی پارٹی کی کسی امر میں تائید کر دیتے۔ مرزا صاحب کے سلطان القلم ہونے میں تو کسی کو عذر نہیں پھر اگر ایسی خواہش اونکے دل میں مرکوز ہوتی تو وہ پولیٹیکل دنیا میں ایک بڑا مدبر اور مشیر ہو سکتا تھا۔ ندوۃ العلما ریا اور ایسی قسم سوسائٹیوں میں محترم عالم ہو سکتا تھا تکفیر کے فتوے اوس کے لئے اور اوسکی جماعت کے لئے کیوں طیار ہوتے۔ مرزا صاحب کو دنیاوی عزت اور بے عزتی کے معنے ہی سمجھ میں نہیں آئے اس لئے اوسکی زبان قلم اور قلم زبان کسی کی بیجا رعائت اور طرفداری میں کچھ بول ہی نہیں سکتی وہ عزت اور بزرگی اوسی کو جانتا ہے جو خدا تعالےٰ کیطرف سے دیجاوے اور خدا تعالےٰ نے اوسے ممتاز کیا۔ پرنادان قوم چاہتی ہے کہ اوسکی نہ مخالفت کرے جو اوسکی خام خیالی ہے۔

ست دہرم پرچارک | آریہ سماج کا آرگن خصوصاً مہاتما پارٹی کا اخبار ہے وہ اپنے ۵ اجیٹھ کے اشو میں امہات کے جواب کے متعلق جناب مرزا صاحب کی رائے کی وقعت کو تسلیم کرتا ہے اور اپنی عادت کیموافق بے معنی طور پر چند نکتہ چینیاں ہی کرتا ہے جسکا مختصر سا جواب ہم سنگہ سبھا والے ریمارک میں دے آئے ہیں امہات کو شایستہ سمجھنا یہہ پرچارک ہی کی خوش فہمی ہے۔ اور کیوں نہو جنکے ہاں نیوگ جیسا حیا سوز مسئلہ اعلیٰ درجہ کی شائستگی سمجھا جاتا ہو وہ اگر گالیوں کو شائستہ نہ لکھیں تو اور کون آکر کہے کیا نیوگ کے ماننے والے ارباب نشاط کو بھی عاملان نیوگ سمجھہ کر بوتر اور وید مقدس کی عظمت قایم کرنے والا گروہ جانتے ہیں۔

ایک پادری صاحب کی کوتاہ اندیشی

ہندوستانی لکھتا ہے کہ جسقدر جسمانی تکالیف اس عرصہ میں ہندوستانیوں کو برداشت کرنی پڑیں اونسے ہمارے مشنری دوستوں کو وعظ کا بہت موقع ملا ہے

ہم اس موقع سے فائدہ اوٹھانے کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ مصیبت ہی کے وقت انسان کے دل پر وہ سچائیاں نقش کیجا سکتی ہیں جو عیش اور آرام کے زمانہ میں اثر نہیں رکھتی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ملک کی بداعمالی ہی ایک کے بعد دوسری مصیبت ہمارے سر پر نازل ہوتی ہے اور ہماری یہ بدبختی ہے کہ مصیبت کے زمانہ میں بھی گھڑی بھر ہم لوگ اپنے اعمال کی درستی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں مگر کسی عیسائی مشنری کو اسکا موقع نہیں ہے کہ وہ ہندو مسلمانوں کو طعنہ دے اور گورنمنٹ پر حرف رکھے کہ یہ آفات گورنمنٹ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں کہ اوسنے شنرلوں کی پلٹن کو آزادی سے کل ہندوستان کو عیسائی نہیں بنانے دیا۔ لیلی صاحب ریورنڈ جنٹلمین ہیں چرچ آف انگلینڈ کے نوکر ہیں آپ خزانہ ہند سے تنخواہ پاتے ہیں اونکی زبان سے گرجا گھر میں بیٹھ کر گذشتہ سے پیوستہ یکشنبہ کو وہ الفاظ نکلے جو اگر کسی مولوی یا پنڈت کی زبان سے نکلتے تو ضرور وہ باغی قرار دیا جاتا پادری صاحب نے باآواز بلند کہا کہ طاعون ہندوستان میں گورنمنٹ ہند کے گناہوں سے پھیلا ہوا ہے کہ وہ مذاہب کے معاملہ میں غیر طرفداری کی پولیسی پر عمل کرتی ہے غیر طرفداری اسقدر رہتی ہوئی ہے کہ پادریوں کو موقع تک نہیں ملتا ہے کہ وہ عیسائی مذہب کی تعلیم کی اشاعت تک کر سکیں عیسائیت کی طرف سے گورنمنٹ کی ناشکرگزاری کی سزا ہے۔ خدا نے ہندوستان عیسائی سلطنت کے اس غرض سے سپرد کیا کہ اسکی عظمت کافروں کی زمین پر قائم کی جاوے مگر بجائے اپنا فرض ادا کرنے کے گورنمنٹ گنہگاری بڑھنے کی اجازت دیتی ہے یہ وعظ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں ان صاحب کا ہے جو روحانی تعلیم دینے کے لئے گورنمنٹ کے تنخواہ دار ہیں اور گورنمنٹ ہند ہی خزانہ سے روپیہ بھی ادا کرتی ہے۔ پادری صاحب کے جذبات کا اندازہ اونکی اس مختصر سی کوٹ کردہ تقریر سے ہوسکتا ہے اللہ اللہ یہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری گال پھیر دینے کی تعلیم دینے والے روح القدس سے بھرپور ہونے کے مدعی پادری صاحب کی تقریر ہے جو دوسری طرف اسلام کو بالسیف پھیلا ہوا مذہب قرار دیتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ ہند ایسی متعصب اور بے لگاؤ گورنمنٹ نہ ہوتی اور عنان سلطنت حضرات پادری کے قبضہ میں ہوتی تو بمشکل ایک متنفس بھی اپنے مذہب و ملت پر قائم رہ سکتا۔ پادری صاحب دراصل گورنمنٹ کو اوسکا حق نمک ادا کرنے کے لئے یہ تعلیم دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بے رو رعائیت پولیسی کو چھوڑ کر متعصبانہ پولیسی اختیار کرے کیا یہ لوگ گورنمنٹ کے ہوا خواہ ہو سکتے ہیں خدا نخواستہ اگر گورنمنٹ اونکی بات مان لے (جو بالکل ناممکن ہے) تو پھر ہندو و مسلمانوں یا دیگر مذاہب کے پیرووں میں کیا بددلی نہیں پھیل سکتی۔ سچ مچ پادری صاحب صلح کرانے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں کی پیشگوئی اب اپنی ذات سے پوری کر دکھانا چاہتے ہیں۔ تاکہ پدر نتواند پسر تمام کند۔ گورنمنٹ کو ایسی تقریروں پر پورا ایکشن لینا چاہئے پادری صاحب کی کوتاہ اندیشی پر جسقدر لکھا جاوے کم ہے۔ گورنمنٹ محسنہ کے گناہوں سے رعایا کو کیا تعلق! اصل بات یہ ہے کہ طاعون رعایا کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے جو طرح طرح کے فسق و فجور اور ناشکریوں میں مبتلا ہے۔ اب پادری صاحب موصوف نے ایسی محسن اور عادل گورنمنٹ کی ناشکری کی ہے خدا پسند نہیں کرتا یہ انسانی طغیان اور سرکشی کے نتیجے ہیں۔ خدا تعالےٰ کا خوف دل سے اُٹھ گیا ہے محسن کشی کو بھی ایک وصف سمجھا جاتا ہے ہمارے دل سے یہی دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ ایسی بے لاگ گورنمنٹ کو ہمیشہ یہی توفیق دے رکھے کہ تعصب اور طرفداری اوسکے پاس تک نہ پہونچے۔ اور ہندوستان کے باشندوں کو وہ مسلمان ہوں یا ہندو عیسائی ہوں یا کون مناسب ہے کہ اوسکی شکرگزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہ کر اوسکی دی ہوئی آزادی سے سچا فائدہ اُٹھائیں اور اپنے اعمال اور افعال میں پاک تبدیلی پیدا کریں اور خدا تعالیٰ سے صلح کریں تاکہ نادان پادری کو اپنی کوتاہ اندیشی کا ثبوت مل جاوے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ سچی طہارت اور پاکیزگی۔ اور پاک تبدیلی اس اخبر من السماء کو دور کر دیگی انشاءاللہ

(ایڈیٹر)

وباءِ طاعون کے متعلق مرزا صاحب کی خدمات

وبار طاعون کے متعلق جو خدمات جناب سیدنا مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان نے کی ہیں اونکا اعتراف پنجاب گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ خاص فرمایا ہے اور ایسا ہی لاہور کے سول ملٹری گزٹ روزانہ اخبار نے بھی ایک نوٹ میں ان خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ ہم نے مفصل طور پر اس مضمون پر اگلے انشو میں ایک ریمارک کیا ہے جسمیں گورنمنٹ عالیہ کی چٹھی اور سول ملٹری گزٹ کا ریمارک بھی ترجمہ کرکے چھاپ دیا ہے۔ اس موقع پر اپنے معزز و معتدل ہمعصر وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ کے اوس مختصر سے ریمارک کو شایع کر دینا بھی ہم قرین مصلحت سمجھتے ہیں جو ہمعصر موصوف نے ۱۷ ارجون ۱۹۰۲ء کے انشو میں جناب مرزا صاحب کی خدمات طاعون پر کیا ہے ہم کو دوسرے بھی خواہان ملک و قوم سے بھی امید ہونی چاہیئے کہ وہ ایسے مفید گورنمنٹ و پبلک امور کو اپنے اخبارات میں ضرور درج کریں گے ہمعصر موصوف لکھتا ہے

طاعون کے قواعد "طاعون سے بچاؤ کے لئے جو مناسب تجاویز گورنمنٹ پنجاب نے فرمائی ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب اور انکے رفیق حکیم مولوی نورالدین صاحب دل سے پسند کرکے ظاہر کرتے ہیں کہ ان تجاویز پر عمل کیا جانا اسلام کے مذہب کی رو سے ناجائز نہیں بلکہ جائز ہے اگر ہندوؤں کے لیڈر بھی ایسے ہی خیالات ظاہر کریں اور ایسے خیالات ملک میں پھیلائیں تو پھر کوئی بھی برائی پیدا نہ ہو اور مسلمان اور ہندو خیر و شکر کی صورت پیدا کریں"۔

ہمعصر وکٹوریہ پیپر کو معلوم رہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی کثیر التعداد جماعت اور جناب ممدوح ہر دم اس امر میں کوشاں ہیں کہ ان تجاویز کی خوبیاں اور مفاد عام لوگوں کے ذہن نشین کئے جاویں چنانچہ اسکے لئے مناسب طریق استعمال

[illegible] (ایڈیٹر)

ہم لٹاتے ہیں آج لعل وگہر   نہ رہے کوئی لاولد مضطر
یعنی ہے حق میں ہر بشر کے یسر   لعل دُرِّ یتیم سے بڑھ کر

جسپہ ہو فضل ایزد داور   کیوں نہ ہوں اس سے بامراد اکثر

[illegible]

شفاخانۂ یونانی

شیخ نظام الدین حکیم

امرتسر

اظہار بشارت

ناظرین پیور قاطرز اشتہار وابیاد شیماری کما حقہ اطمینان کرسکتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہار والے جو طبیب ہیں۔ نہ اگر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں یہاں خیر خواہی خلائق اللہ براستی باری سے کام ہے۔ مرد میدان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں۔

معیار صداقت

بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا لی کیا جاتا ہے اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے جسکو اس پر تسلی نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہ ہو تو اکا خرچہ واپس بلکہ حرجانہ و عرفانہ صحت کے اولاد کے آرزو مند ویہ وقت ہاتھ سے جانے دو فضل خداداد کی منادی عام مبارکبادی ہے

اس خادم الاطباء کو ۳۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کی بات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ و حیات اولاد و دفع اسقاط کے لیے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کردیا۔ مگر سب کو ایک نگشت یکساں نہ کرو۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ اوپر وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اول ام مقدور والے عرف خرچ مندرجہ ہے۔ (۲) تو نگر بہدہ دار خرچ دوچندے دوائیں لے جائیں اور دلی مراد پائیں۔ (۳) شرطیہ پیشگی ادنیٰ یک ما سوا خرچ دوا وہ سب رسیدہ مستحق ہے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آوے بندہ کا حق ہے ورنہ واپس لے جائے۔ (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرارنامہ آمد دو ماہ کے دے بہ شرط امید الیس نرینہ میعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیما بین معتبر شخص کے برضا مندی طرفین امانت رکھیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اسپر بھی اطمینان نہ ہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ حرمانہ حسب قرار واقعی بفضل خداداد کی منادی ہر طرح کردی۔ شرطیہ اقرار نامہ نے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھادی۔ اگر علاج میں شک ہو تحقیق کرلو۔ مراد پالے دنیا کی آنکھوں والا۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے جو کہ اس لعل بے بہا سے معمور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں ہے برباد ہے سمجھتا کہ جس کا ثمر نہیں۔ نام و نشہ ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست بہ جہت تشخیص دلی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور خستگی دلی مراد برآئی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز نسخے کے ملفوفہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
1	جسکے اولاد نہ ہو	عـہ	10	نو بیج دوری	صہ	9	سودہ	عـہ	28	نل اترنا	عـہ
2	جسکے اولاد چھوٹی مرجائے	صہ	11	سوزاک	صہ	20	ہچکی	عـہ	29	طول و عرض و عمق کو زندہ	صہ
3	جسکے لڑکیاں لڑکا ہو		12	سرعت	عـلہ	21	ناسور	عـلہ	30	خضاب سالانہ	عـلہ
4	جسکا حمل ۳-۴-۸ ماہ گر جاوے	صہ	12	جریان	عـلہ	22	بواسیر خونی و بادی	صہ	31	نزلہ و زکام	عـلہ
5	کمزوری	عـہ	14	غلط کاری	صہ	23	ادھرنگ	عـہ	32	تسہیل ولادت	عـلہ
6	مرگی	صہ	15	گنٹھیا	عـلہ	24	ضیق النفس	عـہ	33	[illegible]	عـہ
7	تپ دق	عـہ	16	سفیدی آنکھ	صہ	25	اینٹھ	صہ	34	[illegible]	عـہ
8	ضعف باہ	صہ	17	ضعف بصر	عـہ	26	آتشک	عـہ	35	ضعف معدہ	عـہ
9	ضعف جگر	عـلہ	18	سیل	عـلہ	27	آتشک کل بدن	عـہ	36	سرسام	عـلہ

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی [illegible]

ممیرے کا سرمہ مؤثر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں، میڈیکل کالج کے پروفیسروں اور ڈاکٹروں، والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر پروفیسر مہتا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار مہتا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل مرض کیلئے تو مفید اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آشوب کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخونہ اور اندری جھلی کا زخم اور اسکے پیدا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید شے کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بیسا نگلی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ سردار مہتا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات ام دیوی بعمر ۵۴ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ انکی بینائی میں قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پڑ سکتی تھی اور ان کو [illegible] جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اسے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال و انچارج [illegible] ڈسپنسری لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ جناب پروفیسر مہتا سنگھ تسلیم بصد تعظیم شاید آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا۔ جس نے جادو کا اثر دکھایا یعنی ایک دوکاندار سے وہ لالہ کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولے کے ہونے نظر قطعاً بند ہوگئی تھی لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہوگیا اور پتلی صاف و شفاف ہوکر نظر بدستور قائم ہوگئی ہے اور مریض دعاگو ہے بندہ بھی بصد شکر گزاری خوشی طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور جو [illegible] نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر عام خاص عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے۔ لہذا بندہ کی منت ہر خاص و عام بلا تعلق ناک [illegible] کہ [illegible] مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس [illegible] سرمہ ممیرہ کے استعمال [illegible] [illegible] کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں۔

راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ سپیشل اسسٹنٹ کوٹ گڑھ ڈسپنسری شملہ

۴۔ جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور نیز ڈاکٹر بیری صاحب اور کیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا آپکے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے۔ اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیں۔

دستخط سردار صالح محمد خان ابن [illegible] شاہزادہ کابل فقانی الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب مرحوم والی [illegible] ترکستان ۲۔ مارچ ۱۸۹۸ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا۔

شیخ محبوب [illegible] قادیان میں چھپ کر شائع کیا گیا